بدھ | 26۔ نومبر 1997ء | احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
فون 213029
CPL 61
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 264 | بدھ 25 رجب۔1418ھ 26 نبوت 1376ھش 26 نومبر 1997ء

بہشت کی کلید تقویٰ ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

اصل یہی ہے کہ بہشت کی کلید تقویٰ ہے جس کو خدا تعالیٰ پر بھروسہ نہیں اسے سچی راحت کیونکر مل سکتی ہے۔ بعض آدمی ایسے دیکھے گئے ہیں کہ جن کو خدا پر بھروسہ نہیں اور ان کے پاس روپیہ تھا وہ چوری چلا گیا۔ اس کے ساتھ ہی زبان بند ہو گئی۔ اور ان (کفار) کو جو بہشت میں کہا جاتا ہے ان کی خودکشیوں کو دیکھو کہ کس قدر کثرت سے ہوتی ہیں تھوڑی تھوڑی باتوں پر خودکشی کر لیتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ ایسے ضعیف القلب اور پست ہمت ہوتے ہیں کہ غم کی برداشت ان میں نہیں ہے جس کو غم کی برداشت اور مصیبت کے مقابلہ کی طاقت نہیں اس کے پاس راحت کا سامان بھی نہیں ہے۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 254)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اعلیٰ درجے کی خوشی خدا میں ملتی ہے۔ جس سے پرے کوئی خوشی نہیں ہے۔ جنت پوشیدہ کو کہتے ہیں اور جنت کو جنت اس لئے کہتے ہیں کہ وہ نعمتوں سے ڈھکی ہوئی ہے۔ اصل جنت خدا ہے۔ جس کی طرف تردد منسوب ہی نہیں ہوتا۔ اس لئے بہشت کے اعظم ترین انعامات میں (اللہ کی رضا سب سے بڑی چیز ہے) ہی رکھا ہے۔ انسان انسان کی حیثیت سے کسی نہ کسی دکھ اور تردد میں ہوتا ہے، مگر جس قدر قرب الٰہی حاصل کرتا ہے اور (اللہ کے صفات کے رنگ) سے رنگین ہوتا جاتا ہے، اسی قدر اصل سکھ اور آرام پاتا ہے، جس قدر قرب الٰہی ہو گا۔ لازمی طور پر اسی قدر خدا کی نعمتوں سے حصہ لے گا اور رفع کے معنے اسی پر دلالت کرتے ہیں۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 396)

انسان کی زاہدانہ زندگی کا بڑا بھاری معیار (عبادت) ہے۔ وہ شخص جو خدا کے حضور (عبادت) میں گریاں رہتا ہے، امن میں رہتا ہے۔ جیسے ایک بچہ اپنی ماں کی گود میں چیخ چیخ کر روتا ہے اور اپنی ماں کی محبت اور شفقت کو محسوس کرتا ہے۔ اسی طرح (عبادت) میں تضرع اور ابتہال کے ساتھ خدا کے حضور گڑگڑانے والا اپنے آپ کو ربوبیت کی عطوفت کی گود میں ڈال دیتا ہے۔ یاد رکھو اس نے ایمان کا حظ نہیں اٹھایا جس نے (عبادت) میں لذت نہیں پائی۔ (عبادت) صرف ٹکروں کا نام نہیں ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 402)

اللہ تعالیٰ نے بے بہا نعمتیں عطا فرمائی ہیں

(حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب۔ امام جماعت احمدیہ الاول)

پھر بتلایا کہ پہلا انعام تو عطاء وجود تھا۔ پھر یہ (-) خدا ہی کا فضل تھا کہ کان دئے آنکھیں دیں اور سنتا دیکھتا بنا دیا۔

سارے کمالات اور علوم کا پتہ کان سے لگ سکتا ہے۔ یا نظارہ قدرت کو دیکھ کر انسان باخبر ہو سکتا ہے۔ یہ عظیم الشان عطیے بھی کس کی جناب سے ملے؟ مولیٰ کریم ہی کے حضور سے ملے۔ آنکھیں ہیں تو نظارہ قدرت کو دیکھتی ہیں۔ خدا کے پاک بندے اس کے پاک صحیفوں کو دیکھ کر حظ اٹھائیں۔ کان کے عطیہ کے ساتھ زبان کا عطیہ بھی آ گیا۔ کیونکہ کان اگر نہ ہو تو زبان پہلے چھن جاتی ہے۔ اب اگر ان میں سے کوئی نعمت چھن جاوے تو پتہ لگتا ہے کہ کیسی نعمت جاتی رہی۔ آنکھ بڑی نعمت ہے۔ یا کان بڑی دولت ہے ان عطیوں میں کوئی بیماری یا روگ لگ جاوے تو اس ذرا سے نقصان کی اصلاح کے لئے کس قدر روپیہ۔ وقت خرچ کرنا پڑتا ہے مگر یہ صحیح سالم۔ عمدہ۔ بے عیب۔ بے روگ عطیہ اس مولیٰ کریم نے مفت بے مزد عنایت فرمائی ہیں۔ یوں نظر اٹھاتے ہیں تو وہ عجیب در عجیب تماشا ہائے قدرت دیکھتے ہوئے آسمان تک چلی جاتی ہے ادھر نظر اٹھاتے ہیں تو خوش کن نظارے دیکھتی ہوئی افق سے پار جا نکلتی ہے۔ کان کہیں کہیں دلکش آوازیں سن رہے ہیں۔ کہیں معارف و حقائق قدرت کی داستان سے حظ اٹھاتے ہیں۔ کہیں روحانی عالم کی باتوں سے لطف

باقی صفحہ 7 پر

اگر کوئی تقویٰ چاہتا ہے اس کے لئے تدبیر سے کام نہیں لیتا تو وہ بھی گستاخ ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

تقریب نکاح و شادی

○ مکرم محمد محمود طاہر صاحب ایم اے ابلاغات شاہد ربوہ تحریر فرماتے ہیں۔

مکرمہ فاخرہ راحت بنت مکرم چوہدری محمد صادق صاحب اکاؤنٹنٹ وکالت تبشیر تحریک جدید کے نکاح کا اعلان مکرم مولانا نسیم سیفی صاحب نے مورخہ 22 نومبر 1997ء بروز ہفتہ پچپن ہزار روپے حق مہر پر مکرم حامد رشید غالب آفیسر زرعی ترقیاتی بینک اسلام آباد ابن مکرم عبدالرشید غالب صاحب کے ساتھ قبل از ظہر دارالعلوم وسطی ربوہ میں فرمایا۔ اور رشتہ کے بابرکت ہونے کی دعا کروائی۔

اسی روز سہ پہر تین بجے رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ تلاوت کلام الٰہی اور حضرت اقدس بانی سلسلہ کے دعائیہ اشعار پڑھے جانے کے بعد مکرم مولانا نسیم سیفی صاحب نے دعا کروائی۔ مکرم حامد رشید غالب صاحب مکرم کیپٹن نواب دین صاحب کے پوتے ہیں۔

اگلے روز مورخہ 23 نومبر کی شام مکرم عبدالرشید غالب صاحب نے پرل کانٹیننٹل میں ولیمہ کا اہتمام کیا اور مشروبات سے مہمانوں کی تواضع کروائی۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

○ محترم پروفیسر میاں محمد افضل صاحب لاہور کی اہلیہ محترمہ ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ جانے سے صاحب فراش ہیں۔ اب طبیعت قدرے بہتر ہے۔ جملہ احباب سے محترمہ موصوفہ کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم رانا غلام مصطفیٰ منصور صاحب مربی سلسلہ کو شادی کے پونے چار سال بعد مورخہ 97-11-8 کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام حضرت صاحب نے ازراہ شفقت رانا خالد ولید عطا فرمایا ہے جو تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ نومولود مکرم ماسٹر محمد حسین صاحب آف ر-ب/69 گھسیٹ پورہ ضلع فیصل آباد کا پوتا اور مکرم ڈاکٹر سیف احمد صاحب آف ج-ب/30 فین پور ضلع فیصل آباد کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، باعمر، مخلص اور خادم دین بنائے۔

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

26 نبوت 1376 ہش — 26 نومبر 1997ء

خدا تعالیٰ کا ساتھ نہ چھوڑیں

دنیا میں کوئی شخص ایسا نہیں جس کے حالات بدلتے نہ رہتے ہوں۔ غریب امیر ہو جاتا ہے۔ امیر غریب ہو جاتا ہے۔ صحت مند بیمار پڑ جاتا ہے۔ بیمار تندرست ہو جاتا ہے۔ رشتہ داروں سے تعلقات ہوتے ہیں۔ وہ بھی بعض اوقات دشمنی پر منتج ہوتے ہیں۔ دوستوں سے بڑی امیدیں ہوتی ہیں اور وہ اس قابل نہیں رہتے کہ کوئی امید پوری کر سکیں۔ غرضیکہ کوئی شخص ایسا نہیں جس کے حالات بدلتے نہ رہتے ہوں۔ وہ کسی پر ہی بھروسہ کرے اس بات کا امکان ہے کہ وہ بھروسہ اس کے کام نہ آئے۔ جس پر بھروسہ کیا ہے وہ ساتھ نہ دے۔ اور ساتھ دے سکنے کے قابل نہ ہو۔ اس کے اپنے حالات اتنے تبدیل ہو جائیں کہ وہ کسی کی کوئی مدد ہی نہ کر سکے۔ اور چونکہ حالات بدلتے رہتے ہیں اس لئے انسان کے لئے لازم ہے کہ دوستی اس سے کرے جس کے حالات بدلتے نہیں۔ جو ہمیشہ قادر و قدیر ہے۔ جس پر ہمیشہ بھروسہ کیا جا سکتا ہے۔ جو ہمیشہ مدد کرنے کے قابل ہے۔ اور جو ہمیشہ مدد کرنی چاہتا ہے۔ وہ ہے خدا تعالیٰ کی ذات۔

پس اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمیں جب بھی مدد کی ضرورت پڑے ہمیں اس کے ساتھ تعلق ہو جو مدد کر سکتا ہے۔ جب بھی ہم کسی مصیبت میں پھنس جائیں ہمارا اس کے ساتھ تعلق ہو جو مصیبت سے نکال سکتا ہے۔ جب بھی ہمارے حالات بگڑنے لگیں ہمارا تعلق اس کے ساتھ ہو جو حالات سنوار سکتا ہے۔ تو ہمیں چاہئے کہ ہمارا تعلق خدا تعالیٰ سے ہو۔ اور ہمارا یہ تعلق اتنا مضبوط ہو کہ اس کے ہوتے ہوئے ہمیں کسی اور سے تعلق رکھنے کی ضرورت نہ پیش آئے۔ خدا تعالیٰ خود تو لوگوں کو اس بات پر آمادہ کرے گا کہ وہ ہماری مدد کریں۔ ہمارا ساتھ دیں لیکن ہمارا بھروسہ صرف اور صرف خدا تعالیٰ پر ہونا چاہئے۔ اسی بات کو ہم واضح کرنے کے لئے حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب امام جماعت احمدیہ الاول کا ایک مختصر سا ارشاد پیش کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔

"تمام بنی نوع انسان سے جہاں تک ممکن ہو احسان کرو۔ خدا رب العالمین ہے یہ بھی رحیم للعالمین ہو جاوے۔ پس یہ تقویٰ ہے۔ ایسے لوگوں کی طرح مت ہو جاؤ جن کی نسبت فرمایا کہ جنہوں نے اس رحمت اور پاکی کے سرچشمہ 'قدوس خدا کو چھوڑ دیا اور اپنی شرارتوں' چالاکیوں' ناعاقبت اندیشیوں غرض قسم قسم کی حیلہ سازیوں اور روباہ بازیوں سے کامیاب ہونا چاہتے ہیں۔ مشکلات انسان پر آتی ہیں۔ بہت سی ضرورتیں انسان کو لاحق ہیں۔ کھانے پینے کا محتاج ہوتا ہے۔ دوست بھی ہوتے ہیں۔ دشمن بھی ہوتے ہیں۔ مگر ان تمام حالتوں میں متقی کی یہ شان ہوتی ہے کہ وہ خیال اور لحاظ رکھتا ہے کہ خدا سے بگاڑ نہ ہو۔ دوست پر بھروسہ ہو۔ ممکن ہے وہ دوست مصیبت سے پیشتر اس دنیا سے اٹھ جاوے یا اور مشکلات میں پھنس کر اس قابل نہ رہے۔ حاکم پر بھروسہ ہو تو ممکن ہے حاکم کی تبدیلی ہو جاوے۔ اور وہ فائدہ اس سے نہ پہنچ سکے۔ اور ان احباب اور رشتہ داروں کو جن سے امید اور کامل بھروسہ ہو کہ وہ رنج اور تکلیف میں امداد دیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس ضرورت کے وقت ان کو اس قدر دور ڈال دے کہ وہ کام نہ آ سکیں۔

پس ہر آن خدا سے تعلق نہ چھوڑنا چاہئے جو زندگی موت کسی حالت میں ہم سے جدا نہیں ہو سکتا۔"

حضرت صاحب کا یہ ارشاد اگر پیش نظر رہے تو انسان اگرچہ اس کی مدد دوسرے لوگ بھی کریں۔ لیکن اس کی نظر خدا تعالیٰ پر ہی رہے۔ وہ جو کچھ مانگے خدا سے مانگے۔ خدا جس طرح چاہے دے۔ جس کے ہاتھ سے چاہے اسے دے۔ جسے چاہے کھڑا کر دے کہ اس کی مدد کے لئے آگے بڑھے اور اس کی مدد کر دے۔ لیکن اس کے سامنے خدا کا وجود ہی ہونا چاہئے۔ انسان جب بھی کسی مشکل میں ہو خدا تعالیٰ کی طرف دیکھے۔ جب کوئی ضرورت پیش آئے خدا تعالیٰ کی طرف دیکھے۔ جب اپنے حالات کو بہتر بنانا چاہے خدا تعالیٰ کی طرف دیکھے۔ غرضیکہ ہر لحہ خدا تعالیٰ ہی کی طرف دیکھے۔ جیسا کہ ہم نے پہلے کہا ہے انسان کے حالات تو بدلتے رہتے ہیں۔ اور اگر حالات بدلتے رہتے ہیں تو سب سے بہتر بات یہ ہے کہ اس کی طرف نظر رکھی جائے جس کے حالات نہیں بدلتے۔ جو ہمیشہ قادر رہے اور قدیر ہے جو ہمیشہ انسان کی مدد کر سکتا ہے اور کرتا بھی ہے۔ جو کبھی انسان کو چھوڑتا نہیں۔ انسان اسے چھوڑنے کی کوشش کرتا ہے تو بھٹک جاتا ہے۔ اور بھٹک کر وہ دوسروں کے دروازے پر جا گرتا ہے لیکن خدا تعالیٰ انسان کو نہیں چھوڑتا۔ وہ تو کہتا ہے کہ مجھ سے مانگو۔ میں تمہیں دوں گا۔ اور وہ کسی خاص شخص کے لئے نہیں کہتا کہ مجھ سے مانگو میں تمہیں دوں گا۔ وہ اپنی ساری مخلوق کو مخاطب کر کے کہتا ہے کہ مجھ سے مانگو میں تمہیں دوں گا۔

پس ہمیں چاہئے کہ ہم ہر حال میں خدا تعالیٰ ہی کی طرف نظر رکھیں۔ وہی ہماری مدد کرے تو ہماری مدد ہو گی۔ اور وہی ہمیں مشکل سے نکالے تو ہم مشکل سے نکلیں گے۔ وہی ہمیں ترقی دینا چاہے تو ہمیں ترقی ملے گی۔ اور ہماری باتوں کو وہی مقبول کرے تو انہیں مقبولیت کا سرٹیفکیٹ ملے گا۔

پس حضرت صاحب کے اس ارشاد کو ہمیشہ مدنظر رکھا جائے اور خدا تعالیٰ سے تعلق قائم کر کے اس تعلق کو قائم رکھا جائے۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے زندگی اور موت کسی حالت میں بھی خدا تعالیٰ ہم سے جدا نہیں ہو سکتا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم حضرت صاحب کے اس ارشاد کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

غم بھی ہمارے سانجھے ہیں اور خوشیاں بھی ہیں سانجھی
ہم سب نیّا میں بیٹھے ہیں اور ہم سب ہیں مانجھی
اک دوجے کے ہاتھ میں ہاتھ اور پاؤں پاؤں چلتے
نفرت سے ہے نفرت ہم کو پیار کی گود میں پلتے
مولا کی ہے پشت پناہی اور مولا کی یاری
یوں کٹتی ہے' یوں کٹ جائے مولا عمر ہماری

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی

تلقینِ عمل

میرے نزدیک نوجوانوں میں محنت سے کام کرنے کی ذمہ داری استادوں اور والدین پر عائد ہوتی ہے۔ کہ کیوں انہوں نے بچوں کو محنت اور مشقت کرنے کا عادی نہیں بنایا۔ ہمارا مقابلہ تو ان قوموں سے ہے جن کے نوجوانوں نے چالیس چالیس سال تک شادی نہیں کی اور اپنی عمریں لیبارٹریوں میں گذار دیں۔ اور کام کرتے کرتے میز پر ہی مر گئے۔ اور جاتے ہوئے بعض نہایت مفید ایجادیں اپنی قوم کو دے گئے۔ مقابلہ تو ایسے لوگوں سے ہے کہ جن کے پاس گولہ بارود اور دوسرے لڑائی کے ہتھیار نہ رہے تو انہوں نے امریکہ سے ردی شدہ بندوقیں منگوائیں اور انہی سے اپنے دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ انگلستان والوں نے کہا کہ بے شک جرمن آجائے ہم اس سے سمندر میں لڑیں گے اگر سمندر میں لڑنے کے قابل نہ رہے تو پھر اس سے سمندر کے کناروں پر لڑیں گے اور اگر سمندر کے کناروں پر لڑنے کے قابل نہ رہے تو ہم اس سے شہروں کی گلیوں میں لڑیں گے اور اگر گلیوں میں لڑنے کے قابل نہ رہے تو ہم گھروں کے دروازوں تک مقابلہ کریں گے۔ اور اگر پھر بھی مقابلہ نہ کر سکے تو کشتیوں میں بیٹھ کر امریکہ چلے جائیں گے۔ مگر اس سے جنگ کرنا ترک نہیں کریں گے۔ ہمارا مقابلہ تو ایسے لوگوں سے ہے اور ہمیں ان سے مقابلہ کرنے کے لئے ایسے نوجوان دیئے جاتے ہیں۔ جو کہتے تو یہ ہیں کہ ہم جنگلوں اور پہاڑوں اور ویرانوں میں جائیں گے۔ کہتے تو یہ ہیں کہ ہم وطن سے بے وطن ہوں گے کہتے تو یہ ہیں کہ ہم اپنی ہر ایک عزیز چیز کو قربان کرنے کے لئے تیار رہیں گے۔ لیکن جب ان کو کام پر لگایا جاتا ہے۔ تو کوئی کہہ دیتا ہے میرا چالیس روپے میں گذارا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے بھاگ آیا ہوں کوئی کہہ دیتا ہے کہ میرا وہاں دل نہیں لگتا تھا۔ اس لئے میں کام چھوڑنے پر مجبور ہوا اور ساتھ ہی لکھ دیتا ہے کہ سلسلہ میرے اس فعل پر برا نہ منائے۔ اور میرا وقف قائم رکھا جائے۔ جاتا تو وہ اپنی ماں باپ یا بیوی کی معیت میں وقت گذارنے کے لئے ہے۔ کیونکہ وہ اداس ہو گیا تھا۔ لیکن ساتھ ساتھ یہ بھی کہتا جاتا ہے کہ میرا وقف قائم رکھا جائے۔ ایسے نوجوان ہمیں دئے جاتے ہیں۔ ان سے کسی نے کام کیا لینا ہے۔ ہمیں تو ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے کہ جہاں ان کو کھڑا کیا جائے وہ وہاں سے ایک قدم بھی نہ ہلیں۔ سوائے اس کے کہ ان کی لاش ایک فٹ ہماری طرف گرے تو گرے۔ لیکن زندہ انسان کا قدم ایک فٹ آگے پڑے پیچھے نہ آئے۔ ہمیں تو ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے اور یہی لوگ ہیں جو قوموں کی بنیاد کا کام دیتے ہیں۔ (۔) پس اساتذہ اور والدین کا فرض ہے کہ وہ بچوں کی پورے طور پر نگرانی کریں اور انہیں محنت کا عادی بنائیں۔ عبادات اور دیگر دین حق کے احکام کا پابند کریں۔ دین کے حکموں سے متعلق ان کے اندر دلچسپی پیدا کریں۔ اساتذہ طالب علموں کے ماں باپ کو انگیخت کریں کہ وہ اپنے بچوں کی تعلیم کا پورا پورا خیال رکھیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ مائیں ہی آئندہ اچھے یا برے مستقبل کی ذمہ دار ہوتی ہیں۔ کیونکہ بچہ اکثر اخلاق چھوٹی عمر میں سیکھتا ہے اگر مائیں کڑی نگرانی کریں اور ان کے اندر کوئی بری بات پیدا نہ ہونے دیں تو وہ بڑے ہو کر بہت حد تک بری عادات سے محفوظ رہتے ہیں لیکن اگر بچپن ہی میں بچے کو چوری کی یا جھوٹ بولنے یا کوئی اور بری عادت سے باز نہ رکھیں تو بڑا ہو کر اس عادت کو چھوڑ نہیں سکتا۔ ہمارے ملک میں مشہور ہے کہتے ہیں کوئی ماں تھی۔ اس کا لڑکا چور ہو گیا۔ پھر چور سے ڈاکو بنا ایک دفعہ ڈاکے میں اس سے قتل ہو گیا۔ اس قتل کی وجہ سے اسے پھانسی کی سزا ملی۔ جب اسے پھانسی دینے لگے تو اس نے کہا کہ مجھے اجازت دی جائے کہ اپنی ماں سے ایک بات کر لوں اس پر ماں کو بلایا گیا۔ جب وہ آئی تو اس نے کہا میں اس سے کان میں بات کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے کہا اسی طرح کر لو۔ اس نے اپنی ماں کے قریب ہو کر زور سے اس کے کلے کو کاٹا۔ ماں چیخیں مارتی ہوئی پیچھے کو بھاگی۔ لوگوں نے اس کو لعنت ملامت کی کہ تم بڑے بدکردار آدمی ہو تمہیں پھانسی مل رہی ہے اور پھر بھی تم نے اس سے عبرت حاصل نہیں کی اور تمہارا دل نرم نہیں ہوا اب تم نے ماں کے کلے پر کاٹ کھایا ہے۔ اس نے کہا آپ لوگوں کو علم نہیں کہ مجھ کو یہ پھانسی ماں کی وجہ سے مل رہی ہے میرا کلہ کاٹنا پھانسی کے مقابلے میں کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتا اصل بات یہ ہے کہ میری ماں کو میری جگہ پھانسی ملنی چاہئے۔ پھر اس نے بتایا کہ میں چھوٹا بچہ تھا لیکن آوارہ پھرا کرتا تھا۔ اگر کوئی شخص میری ماں سے میرے متعلق شکایت کرتا تو میری ماں اس سے لڑتی تھی کہ میرا بچہ تو ایسا نہیں۔ یہ لوگ دشمنی سے ایسا کہتے ہیں۔ پتہ نہیں کیوں ان کو میرے بچے سے دشمنی ہو گئی ہے۔ میرا بچہ تو نالائق نہیں۔ میں مدرسے سے پنسل، کاغذ، قلم، دوات وغیرہ چرا کر لاتا تو میری ماں کہتی یہاں نہ رکھو کوئی دیکھ لے گا۔ وہاں رکھو۔ اگر کوئی شخص میری چوری کے متعلق شکایت کرتا تو میری ماں اسے گالیاں دیتی کہ ناحق میرے بچے کو بدنام کر رکھا ہے۔ ان باتوں سے میں چور بنا اور پھر چور سے ڈاکو بنا۔ ڈاکے میں مجھ سے قتل ہوا جس کی وجہ سے مجھے پھانسی پر لٹکایا جا رہا ہے۔ اس قتل کی ساری ذمہ داری میری ماں پر ہے۔ اس لئے اس کا کلہ کاٹا جانے کی بجائے درحقیقت پھانسی کی سزا اسے ملنی چاہئے تھی نہ کہ مجھے۔

اسی طرح بعض لڑکے اپنے آپ کو وقف کرنا چاہتے ہیں اور ماں باپ روکتے ہیں۔ کہ زندگی وقف نہ کرو بلکہ کسی دوسری جگہ ملازمت کر لو۔ چندے سے دین کی خدمت کرتے رہنا حالانکہ جہاں آدمیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہاں چندے سے کام نہیں بنتا۔ میرے نزدیک اس کی ایک حد تک ذمہ داری لجنہ اماء اللہ پر بھی ہے۔ اگر لجنہ اماء اللہ دین کی ضرورتوں، وقت کی اہمیت کو اچھی طرح عورتوں کے ذہن نشین کرا دے تو سال کے اندر اندر جس طرح کہتے ہیں کہ زمین نے اپنا کلیجہ نکال کر باہر رکھ دیا۔ اسی طرح عورتیں بھی اپنا کلیجہ نکال کر باہر رکھ دیں۔ عورتوں کا کلیجہ اولاد ہوتی ہے۔ اگر مائیں اپنے لڑکوں کو زندگی وقف کرنے اور دوسرے دینی کاموں میں حصہ لینے کی تحریک کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ بہت زیادہ نوجوان اپنے آپ کو وقف کرنے لگ جائیں۔

روحانی اور جسمانی پیدائش

اللہ تعالیٰ روحانی اور جسمانی پیدائشوں کو بالمقابل بیان کر کے پہلے روحانی پیدائش کا ذکر کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ ایمان لانے والے کامیاب ہو گئے جو اول اپنی عبادات میں خشوع و خضوع اختیار کرتے ہیں اور پھر اس سے ترقی کر کے وہ اس مقام تک پہنچ جاتے ہیں کہ ہر قسم کی فضول اور بے فائدہ باتوں سے پرہیز کرنے لگ جاتے ہیں۔ یعنی وہ ان تمام کاموں سے اجتناب اختیار کرتے ہیں جن کا کوئی عقلی فائدہ نظر نہ آتا ہو۔ مثال کے طور پر شطرنج ہے۔ تاش ہے یا اور کئی قسم کی کھیلیں ہیں جن سے وقت ضائع ہوتا ہے دین حق ہر ایمان لانے والے کو یہ ہدایت دیتا ہے کہ وہ اس قسم کے لغو کاموں سے بچیں اور شطرنج یا تاش یا اس قسم کی دوسری کھیلوں میں حصہ لے کر اپنے وقت کو ضائع نہ کریں۔ ہاں وہ ورزش سے نہیں روکتا کیونکہ یہ انسان کے اندر جرات اور بہادری اور طاقت پیدا کرتی ہے۔ یا مثلاً مجالس میں بیٹھ کر گپیں ہانکنا ہے یہ بھی لغو ہے بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ سارا دن بے کار بیٹھے دوستوں کی مجلس میں گپیں ہانکتے رہتے ہیں اور اس بات کی ذرا بھی پرواہ نہیں کرتے کہ وہ اپنے اوقات کا کس بے دردی کے ساتھ خون کر رہے ہیں۔ ایک شخص کا باپ مر جاتا ہے اور وہ اپنے پیچھے بہت بڑی جائیداد چھوڑ جاتا ہے اب لڑکے کا کام صرف یہی رہ جاتا ہے کہ وہ سارا دن اپنے دوستوں کی مجلس میں بیٹھا رہتا ہے ایک آتا اور کہتا ہے نواب صاحب آپ ایسے ہیں۔ یا لالہ صاحب آپ ایسے ہیں یا پنڈت صاحب آپ ایسے ہیں۔ یا شاہ صاحب آپ ایسے ہیں۔ اور پھر دوسرا تعریف شروع کر دیتا ہے وہ خاموش ہوتا ہے تو تیسرا اس کی تعریف شروع کر دیتا ہے۔ اسی طرح سارا دن یہی شغل جاری رہتا ہے کہ دوست آتے ہیں اور گپیں ہانکتے ہیں اور اس کی تعریفیں کرتے رہتے ہیں۔ اس پر وہ بھی ان کی خوب خاطر تواضع کرتا ہے۔ اگر تھوڑی توفیق ہوئی تو پان الائچی سے تواضع کر دیتا ہے اور اگر زیادہ توفیق ہوئی تو صبح و شام ان کو کھانا اپنے دسترخوان پر کھلاتا ہے مگر اس لئے نہیں کہ وہ غریب ہیں اس لئے نہیں کہ وہ بھوکے ہیں اس لئے نہیں کہ وہ ہمدردی کے قابل ہیں بلکہ اس لئے کہ وہ اس کے پاس آ کر بیٹھ جاتے ہیں اور مجلس میں خوشی کے ساتھ دن گزر جاتا ہے دین حق اس قسم کے کاموں کی قطعاً اجازت نہیں دیتا وہ فرماتا ہے۔ دین حق کے ماننے والے ہمیشہ لغو باتوں سے بچتے اور احتراز کرتے ہیں وہ کوئی ایسا کام نہیں کرتے اور کوئی ایسا کام ان کو نہیں کرنا چاہئے جن کا کوئی عقلی فائدہ نہ ہو اور جس سے زندگی بے کار ہو جاتی ہو۔ وہ شخص جو اپنے ماں باپ کی کمائی کھاتا ہے اور خود کوئی کام نہیں کرتا۔ آخر اسے سوچنا چاہئے کہ اس کی زندگی کا اسے کیا فائدہ ہوتا ہے یا اس کی قوم کو کیا فائدہ ہو سکتا ہے یہ چیز تو ایسی ہے جس کا اس کی ذات کو بھی کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ اور دنیا کو بھی کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ یہ زندگی کو محض بے کاری اور عیاشی میں ضائع کرتا ہے اور دین حق اس قسم کی بے کار زندگی کی اجازت نہیں دیتا۔ اگر ایک شخص کو اپنے ماں باپ کے مرنے کے بعد دس کروڑ روپیہ بھی جائیداد میں ملتا ہے تو (کلام الٰہی) کا حکم یہی ہے کہ وہ اتنی بڑی جائیداد کا مالک ہونے کے باوجود اپنے وقت کو ضائع نہ کرے بلکہ اسے قوم اور مذہب کے فائدے کے لئے خرچ کرے اگر اسے اس قسم کی خدمات کی ضرورت نہیں جن کے نتیجے میں اسے روٹی میسر آئے تو ایسی خدمات سرانجام دے سکتا ہے جو آنریری رنگ رکھتی ہوں اسی طرح وہ بغیر معاوضہ لئے اپنے ملک یا اپنی قوم یا اپنے مذہب کی خدمت کر کے اپنے وقت کو بھی ضائع ہونے سے محفوظ رکھ سکتا ہے اور اپنے اوقات کا صحیح استعمال کر کے اپنے آپ کو نافع الناس وجود بھی بنا سکتا ہے۔

لطفِ تو، ترکِ طالباں نکُنَد
کس بکارِ رہَت، زیاں نکُنَد
ہر کہ راہِ تو جُست، یافتہ است
تافت آں رُو کہ، سر نتافتہ است

گزشتہ دنوں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دو فارسی اشعار کسی قدر مدھم لکھے گئے تھے اور ایک آدھ لفظ بھی اپنی جگہ سے ہٹ گیا تھا دونوں اشعار جلی حروف میں دوبارہ شائع کئے جا رہے ہیں۔

(ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

نصرت ظفر ہالینڈ

اچھی مائیں

(محترمہ آپاجی نور الٰہی بیگم صاحبہ آف کھاریاں)

میری امی ایک ایسا وجود تھیں۔ جن کی شخصیت کا جزو اعظم دین کے ساتھ ان کی گہری وابستگی تھی۔ جہاں تک میری یادداشت کام کرتی ہے امی نے اپنے ہر عمل اور اپنی ہر سوچ کو ارشادات خداوندی کی روشنی میں ہی ترتیب دے رکھا تھا۔ آپ کی زندگی خلوص محبت اور عبادات کے اوصاف نمایاں سے مزین تھی۔ ان کے اس وصف نے ان کے اندر ایک مقناطیسی کشش رکھ چھوڑی تھی۔ ان سے جو بھی ملتا وہ اپنے لئے ایک اپنائیت اور جاذبیت کا احساس پاتا۔

آپ کی ذات بہت سی خوبیوں کا مجموعہ تھی۔ عبادات کی پابندی۔ آخر شب کی عبادت میں التزام سے نوافل ادا کرنے والی۔ دعا گو۔ باقاعدگی سے تلاوت کرنے والی اور احمدیت کی روح کو سمجھنے والی نیک بخت خاتون تھیں۔ جماعت کے کاموں میں سرگرمی سے حصہ لیتیں ہر تحریک پر لبیک کہتیں۔ ایک لمبے عرصہ تک لجنہ کی جنرل سیکرٹری رہیں پھر صدر منتخب ہوئیں۔ کھاریاں سے لاہور منتقل ہونے تک ایک لمبا عرصہ تک صدر رہیں۔ ان کی وفات کے بعد ان کے کاغذات میں سے خوشنودی کی سندات ملیں جو ان کو اچھی کارکردگی کے عوض صدر لجنہ مرکزیہ حضرت چھوٹی آپا جان سے عطا ہوئی تھیں۔ کسر نفسی کا یہ عالم تھا کہ اپنی زندگی میں کبھی بھی اس کا ذکر نہ کیا مبادا اس میں ریاکاری یا دکھاوے کا شائبہ نہ پڑ جائے۔ موصیہ تھیں اور وصیت کا چندہ شرح سے کچھ زیادہ ہی ادا کرتیں۔ دوسری تمام جماعتی تحریکات میں بھی فراخدلی سے حصہ لیتیں اور اکثر یہ شعر سناتیں۔

زبذل مال در راہش کسے مفلس نمی گردد
خدا خود می شود ناصر اگر ہمت شود پیدا

میری امی کی زندگی امتحانوں کی ایک لمبی داستان ہے۔ مگر وہ ہر امتحان میں ثابت قدم رہیں۔ انہوں نے زندگی میں بہت سے غم سے اور صدمے اٹھائے۔ پہلے عین جوانی کے عالم میں بیوگی کا گہرا گھاؤ کھایا۔ پھر جلد ہی اپنے ماں باپ بھی رخصت ہو گئے۔ پھر اپنے جوان بھائی کی وفات کا دکھ اٹھایا۔ بیوہ ہونے کے بعد اس بھائی کا انہیں بہت سہارا تھا۔ ہمارا یہ ماموں ہر وقت اپنی بہن کا دکھ درد بانٹنے کے لئے تیار رہتا تھا۔ پھر ہماری خالہ کی وفات ہو گئی۔ امی کی اس بہن نے ان کو ماں کا سا پیار دیا تھا۔ ہر قدم پر ہر مشکل میں ساتھ دیا تھا۔ پھر اس کے بعد ہمارے بڑے بھائی جان ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب واقف زندگی نائیجیریا کی وفات ہو گئی۔ ہر صدمہ کے وقت امی نے صبر و رضا کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ اپنے دکھوں کا کبھی سرعام اظہار نہیں کیا۔ کوئی واقف ہو یا ناواقف ہر ایک کو متبسم چہرہ سے ملتیں۔ کوئی بھی ان کی مشکلات اور غم کی گہرائی کو نہ جان پاتا۔ تمام اقرباء اور ہمسائیوں سے ہمیشہ خوشگوار تعلقات رکھے۔

اپنے بچوں کی تربیت اور نیکی کی تعلیم کے لئے حتی المقدور کوشاں رہیں۔ اور باوجود مالی تنگی کے سب بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلوائی۔ اس وقت کھاریاں میں زنانہ کالج نہیں تھا اس لئے کوئی لڑکی میٹرک سے زیادہ تعلیم نہیں پاتی تھی۔ ہم بہنیں پہلی مثال تھیں جنہیں کالج میں پڑھنے کے لئے ہوسٹل بھیجا گیا۔ اس نیک مثال کا ایسا اثر ہوا کہ بعد میں کئی گھرانوں سے لڑکیاں کالج میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے دوسرے شہروں میں جاتی رہیں۔ انہیں فطرتاً نیکی سے پیار تھا اور بدی سے نفرت تھی۔ لیکن تربیت کرتے وقت کبھی غصہ میں نہیں آئیں۔ نہ کبھی لہجہ کرخت ہوا نہ منہ سے نازیبا الفاظ نکلے۔ مجسم وقار۔ جواں ہمت۔ عالی حوصلہ۔ پاک باطن۔ صاف گو۔ متقی۔ پرہیزگار اور پیکر صبر و رضا تھیں اور اولوالعزمی کی مثال۔ بہت جوانی میں خاوند کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ بچوں کی پرورش اور تربیت کی ذمہ داری ان کے نازک کندھوں پر آن پڑی۔ مگر اس باحوصلہ خاتون نے اس ذمہ داری کو ایسے احسن طریق سے نبھایا کہ گاؤں والے ان کی مثال دیتے تھے۔ بلکہ غیر از جماعت اور جماعت کے مخالف بھی ان کی اخلاقی عظمت کا اعتراف کرتے تھے۔

جب ابا جان کی وفات ہوئی ہم بہت چھوٹے چھوٹے تھے بلکہ میری چھوٹی بہن ابا جان کی وفات کے چالیس دن بعد پیدا ہوئی۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ ہم باقی بہن بھائی بھی کتنے بڑے ہوں گے۔ اس وقت ہم اتنے چھوٹے تھے کہ امی کے غم کو سمجھ سکتے تھے نہ انہیں کوئی ڈھارس دے سکتے تھے نہ دکھ بانٹ سکتے تھے۔ ان کے سامنے زندگی کی طویل مسافت تھی جس میں دور دور تک روشنی کی کوئی قندیل نہ جلتی تھی نہ ہی اس راہ میں کوئی ہم سفر تھا۔ مگر اس عالی حوصلہ اور صبر و رضا کی پیکر نے اس صدمہ کو اپنے دل میں سمو لیا۔ غم کا ہر وار اپنے سینہ پر سہا۔ مگر اولاد پر کبھی غم کی پرچھائیں نہ پڑنے دیں۔ کبھی ان کی زبان سے یاس و ناامیدی کے الفاظ نہیں سنے۔ تنہائیوں میں اپنے رب کے حضور گڑگڑاتی رہیں مگر اولاد کے سامنے اپنے آنسو نہیں بہنے دیئے کہ کہیں ان کی اولاد کسی احساس محرومی کا شکار نہ ہو جائے۔ یا ان کے حوصلے پست نہ ہو جائیں۔ ہمیں ماں کا پیار دیا۔ باپ کی شفقت دی۔ دوست کا اعتماد دیا اور زندگی کی راہوں میں آگے بڑھنے کا حوصلہ دیا۔ تحفظ کا ایسا احساس دیا کہ وہ ہمارے لئے امن کا حصار تھیں۔ بچپن میں ان تمام باتوں کا اتنا احساس نہیں ہوتا۔ اب جو ان تمام امور پر غور کرتی ہوں تو اس وجود کی قدر کا صحیح اندازہ ہوتا ہے۔ ان کی عظمت و ہمت کی ایک مثال یہ ہے کہ جب ابا جان کی وفات ہوئی صرف بھائی جان ضیاء الدین ہی بڑے تھے جو میٹرک پاس کرکے کالج میں داخل ہوئے تھے۔ انہوں نے اپنے ذہن میں سوچا کہ اب ابا جان نہیں رہے میری پڑھائی کے اخراجات کون پورے کرے گا اور پھر چھوٹے بہن بھائیوں کا سہارا بننا بھی تو میرا فرض ہے۔ چنانچہ انہوں نے امی کو بتایا کہ میں ہوسٹل سے رخصت ہوتے وقت کہہ آیا تھا کہ شاید اپنا سامان لینے ہی واپس آؤں گا۔ اس پر امی نے کہا ”نہیں تمہارے ابا جان نے تمہاری زندگی وقف کی ہوئی تھی اور ان کی خواہش تھی کہ تمہیں ڈاکٹر بنا کر سلسلہ کو پیش کریں تمہیں ان کا یہ خواب پورا کرنا ہے اللہ تعالیٰ مسبب الاسباب ہے“ چنانچہ بھائی جان نے تعلیم جاری رکھی اور ڈاکٹر بن کر چوبیس سال سلسلہ کی خدمت کی۔ ان کی تعلیم جاری رکھنے کا اللہ تعالیٰ نے کیسے سامان کیا یہ ایک علیحدہ ایمان افروز داستان ہے۔ اور حضرت امام جماعت الثانی کی شفقت اور مردم شناسی کی مثال۔

گزر اوقات کے لئے امی نے کھاریاں گرلز سکول میں ملازمت شروع کر دی۔ چونکہ انہوں نے ٹیچرز ٹریننگ حاصل نہیں کی ہوئی تھی۔ اس لئے پورا گریڈ نہیں ملتا تھا بعد میں یہ قانون بھی لاگو ہو گیا کہ ہر استاد کے لئے ٹیچرز ٹریننگ ضروری ہے ورنہ ملازمت نہ دی جائے۔ اس لئے امی نے ٹریننگ حاصل کرنے کا عزم کر لیا ایک سال کے لئے امی کو ہوسٹل میں رہنا پڑا۔ اور ہماری دیکھ بھال کے لئے ہماری خالہ ہمارے پاس آگئیں جن کا میں نے پہلے ذکر کیا تھا کہ انہیں امی سے بہت پیار تھا اور ہر قدم پر ساتھ دیا تھا۔ ہفتہ کے بعد ہر چھٹی والے دن گھر آجاتیں۔ امی کا یہ دن بہت مصروف گزرتا۔ ہفتہ بھر کے لئے ہمیں ہدایات دے جاتیں۔ سودا سلف کی فہرست بناتیں کہ گھر میں کس کس چیز کی ضرورت ہے۔ بچوں کے یونیفارم وغیرہ تیار کر جاتیں۔ اتنی پریشانیاں ذہن میں ہونے کے باوجود اچھے نمبروں پر پاس ہوئیں۔ چونکہ سکول سے ایک سال کی چھٹی لے کر گئی تھیں۔ آکر وہیں جائن کر لیا۔ بہت محنتی اور ہمدرد استاد تھیں۔ ڈسٹرکٹ انسپکٹرس بھی ان کی محنت۔ شرافت اور اخلاق سے اتنی متاثر تھی کہ جب تک رہیں امی کا تبادلہ کسی دوسرے شہر میں نہیں کیا۔ یہ دیکھ کر کہ اپنے گھر میں اور اپنے گاؤں میں عزت سے زندگی بسر کر رہی ہے۔ اگر بار بار اسے چھوٹے چھوٹے بچوں کے ساتھ شفٹ ہونا پڑا تو اس کے مسائل بڑھ سکتے ہیں۔ چنانچہ ساری عمر امی کھاریاں سکول میں پڑھاتی رہیں اور سب کی آپاجی کہلائیں۔ کئی نسلیں ان کے ہاتھ سے پڑھ کر نکلیں۔

میری امی کو ایک رفیق حضرت بانی سلسلہ کی بیٹی اور ایک رفیق کی بہو ہونے کا شرف حاصل تھا۔ ہمارے نانا جان نے ان کی بہت اچھی تربیت کی۔ گاؤں میں لڑکیوں کی تعلیم کی سہولتیں نہ ہونے کے باوجود انہیں زیور تعلیم سے آراستہ کیا۔ پرائمری کے بعد کی تعلیم کے لئے پرائیویٹ گھر پر تیاری کروا کے امتحان دلوائے۔ دینی تعلیم دلوائی۔ انگریزی نہیں آتی تھی مگر اردو۔ فارسی اور عربی اچھی طرح جانتی تھیں۔ کلام الٰہی بہت صحت کے ساتھ جانتی تھیں۔ جہاں بھی کوئی کلام الٰہی پڑھ رہا ہوتا بغیر دیکھے ہی اس کی غلطی کی درستی کر دیتیں۔ حدیث پڑھنے کا انداز بہت منفرد اور پیارا تھا۔ حدیث کا درس دینے کی ان کی اپنی ایک ادا تھی۔ چنانچہ اکثر لجنہ کے اجلاسوں میں تمام عورتوں کی یہ فرمائش ہوتی کہ پروگرام میں آپاجی کا درس حدیث ضرور رکھا جائے۔ اسی طرح محلے میں کوئی وفات ہو جاتی تو عورتوں کی توجہ درس کلام الٰہی اور درس حدیث کی طرف مبذول کر لیتیں تاکہ وہ واویلا کرنے سے باز رہیں۔

غیبت سے انہیں سخت نفرت تھی اگر کوئی عورت آکر کسی کے متعلق بات شروع کرتی تو بڑی حکمت سے بات کا موضوع بدل دیتیں۔

بہت شروع شروع کی بات ہے ابھی بیت الذکر میں عورتوں کے لئے تراویح کی عبادت باجماعت کا انتظام نہیں تھا تو محلہ کی عورتوں نے تجویز پیش کی کہ ہم سب ایک گھر میں اکٹھی ہو جایا کریں گی اور آپ ہماری جماعت کروا دیا کریں۔ چنانچہ ہمارے محلہ میں احمد ایاز صاحب کا صحن سب سے کھلا تھا۔ انہوں نے باغ بھی لگا رکھا تھا۔ چنانچہ ایاز باغ میں سب عورتیں جمع ہو جاتیں اور امی ان کی امامت کراتیں۔ انہیں کلام الٰہی کا بہت سے حصہ حفظ تھا۔ اس اجتماعی عبادت میں اتنا مزہ آتا کہ آہستہ آہستہ دور کے محلوں کی عورتوں نے بھی آنا شروع کر دیا۔ بہت روح پرور سماں ہوتا تھا۔ گلیوں میں ابھی بجلی کی روشنی کی سہولت نہ تھی۔ اس لئے ہر کوئی ہاتھ میں ٹارچ یا لالٹین لئے عبادت کے لئے بھاگی آتی۔

عبادت سے انہیں خاص شغف تھا۔ اتنی گھریلو مصروفیات اور ملازمت کی مصروفیات کے باوجود عبادات سے کبھی غافل نہیں ہوئیں۔ عبادت کا وقت ہو جاتا تو سب کام چھوڑ کر پہلے عبادت ادا کرتیں۔ اس بات کا خاص خیال رکھتیں کہ عبادت وقت پر اور سنوار کر پڑھی جائے۔ میرے پاس ہالینڈ آئیں تو ہمیں عبادات جمع کرتے دیکھا تو کہنے لگیں کہ میں دیکھتی ہوں کہ آپ عبادت کو ایک ڈیوٹی کی طرح ادا کرتے ہیں۔ جب کہ عبادت کے متعلق حکم ہے کہ اس کو سنوار کر ادا کیا جائے۔ میں جانتی ہوں یہاں کی زندگی بہت مصروف ہے لیکن اگر آپ نے عبادت کو محبت سے ادا نہ کیا تو آپ کی اولادیں اس سے دور جا پڑیں گی۔ میرے تصور میں اب بھی وہ صبحیں درخشاں ہیں جب نور کے تڑکے امی ہمیں جگاتیں۔ وہ کومل آواز آج بھی کانوں میں رس گھولتی ہے۔ ”اٹھو بچیو جلدی کرو عبادت کا وقت نکل جائے گا سورج طلوع ہونے کو ہے“ انہوں نے ہم سب کو عبادت کا پابند بنایا۔ ان کی تربیت کا یہ فیض میری زندگی کا قیمتی سرمایہ ہے۔

امی کی زندگی پر نظر ڈالتی ہوں تو ایک باضابطہ زندگی کا لائحہ عمل دکھائی دیتا ہے۔ سکول سے

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صوبیدار (ر) میجر ضیاء الدین- سابق امیر سیالکوٹ شہر

غیرت ملّی کے ایک واقعہ کی یاد میں

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اپنے قیام سیالکوٹ بسلسلہ ملازمت (1868ء تا1864ء) کے دوران ایک سکھ کے ساتھ دوڑ لگانے کا ذکر ایک مجلس میں ہوا۔ جس کی تفصیل یوں درج ہے۔

ایک دفعہ کچہری برخاست ہونے کے بعد جب اہلکار گھروں کو واپس ہونے لگے۔ تو اتفاقاً تیز دوڑنے اور مسابقت کا ذکر شروع ہو گیا۔ ہر ایک نے دعویٰ کیا کہ میں بہت دوڑ سکتا ہوں آخر ایک شخص بلا سنگھ نے دعویٰ کیا کہ میں سب سے دوڑنے میں سبقت لے جاتا ہوں۔ حضرت صاحب نے فرمایا میرے ساتھ دوڑو تو ثابت ہو جائے گا کہ کون بہت دوڑتا ہے۔ آخر شیخ الہداد صاحب منصف مقرر ہوئے۔ اور یہ امر قرار پایا کہ یہاں سے شروع کرکے اس پل تک جو کچہری کی سڑک اور شہر میں حد فاصل ہے۔ دوڑو۔ حضرت صاحب اور بلا سنگھ ایک ہی وقت میں دوڑے اور جب پل پر پہنچے تو ثابت ہوا کہ حضرت صاحب سبقت لے گئے ہیں اور بلا سنگھ پیچھے رہ گیا ہے۔

(بحوالہ سیرۃ- ص253و254)

یہ 1989ء دسمبر کا واقعہ ہے۔ میں نے سوچا کہ کیوں نہ افراد جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر اگلے سال 1990ء میں جو کہ جشن تشکر منانے کا سال ہے۔ اس دوڑ لگانے کے واقعہ کی یاد میں ایک دوڑ لگانے کا انتظام کریں چنانچہ میں نے یہ معاملہ مجلس عاملہ جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر کے ایک اجلاس میں پیش کر دیا۔ مجلس عاملہ نے میری دوڑ لگانے کی اس تجویز کو اتفاق رائے سے منظور کر لیا۔ اب سوال پیدا ہوا۔ کہ ضلع کچہری سے (جو اپنی پرانی جگہ پر ہی ہے) کس مقام تک دوڑ لگائی جائے۔ کیونکہ اس وقت ضلع کچہری اور شہر کی پرانی آبادی کے درمیان نہ تو کوئی نالہ ہے۔ اور نہ کوئی پل موجود ہے۔ اس لئے میں نے ایک کمیٹی تشکیل دی جو بعد تحقیق رپورٹ کرے کہ دوڑ ضلع کچہری سے شروع کرکے کس مقام تک لگائی جائے چنانچہ کمیٹی نے کچھ عرصہ بعد رپورٹ دی کہ جس پل کا ذکر ہے وہ نالہ ایک کا پل ہے۔ جو محلہ حمزہ غوث کے پاس ہے۔ کمیٹی کے صدر صاحب نے مجھے بتایا کہ یہ رپورٹ بعض معمر احباب کے بیانات کی روشنی میں ترتیب دی گئی ہے۔ میں نے سوچا نالہ ایک کا پل تو شہر کی پرانی آبادی کے ایک طرف ہے۔ اور ضلع کچہری آبادی کے دوسری طرف اس لئے اس پل کو ضلع کچہری اور سیالکوٹ کی پرانی آبادی کے درمیان حد فاصل نہیں قرار دیا جا سکتا۔ اس لئے میں نے یہ معاملہ اپنے ہاتھ میں لینے کا فیصلہ کر لیا۔

میں نے سوچا کہ سیالکوٹ شہر کا پرانا نقشہ حاصل کیا جائے۔ جس میں ضلع کچہری اور سیالکوٹ شہر کی پرانی آبادی کے درمیان میں سے گزرنے والا نالہ دکھایا گیا ہو۔ چنانچہ میں نے کارپوریشن کی لائبریری میں جاکر ان کے پاس موجود پرانے نقشے دیکھے مگر مراد بر نہ آئی۔ آخر کوشش کے بعد مجھے آرمی کے ایک سکول سے ایسا نقشہ مل گیا۔ جس میں شہر اور ضلع کچہری کے درمیان بہنے والا نالہ دکھایا گیا تھا۔ اور اس پر ایک پل بھی مل گیا جس کو شہر اور ضلع کچہری کے درمیان حد فاصل مانا جا سکتا ہے۔ معلوم ہوا کہ شہر کی آبادی بڑھنے اور پھیلنے کی وجہ سے اک نالہ کو چھت کر اس پر ایک پکی سڑک بنا دی گئی ہے۔ جو مجاہد روڈ کہلاتی ہے اور پل کی جگہ پر ایک چوک بن گیا ہے۔ جو مجاہد روڈ اور ریلوے روڈ کے کراسنگ پر واقع ہے اس چوک کے ایک طرف نیو میڈیکل سٹور اور دوسری طرف باٹا اور سروس شوز کی دوکانیں ہیں۔ اس تحقیق کے بعد میں نے یہ معاملہ مجلس عاملہ میں پیش کر دیا۔ اور مجلس نے ایک قرارداد پیش کی۔ کہ جماعت سیالکوٹ کے افراد مورخہ 20- مارچ 1990ء کو حضرت صاحب کے اس دوڑ لگانے کے واقعہ کی یاد میں ایک دوڑ لگائیں۔

اس امر کا جماعت سیالکوٹ میں اعلان کر دیا گیا۔ اور مقررہ تاریخ پر باوجود بارش کے جماعت کے 56 افراد بشمول انصار- خدام اور اطفال دوڑ لگانے کے لئے پہنچ گئے۔ چنانچہ خدام- اطفال اور انصار نے الگ الگ گروپوں میں سڑک پر ضلع کچہری سے پل تک (جہاں اب سڑک کا چوک ہے) دوڑ لگائی۔ مرکز سے سید قمر سلیمان صاحب نمائندہ صدر خدام الاحمدیہ پاکستان نے بھی اس دوڑ میں شرکت کی۔ آخر میں دوڑ میں اول- دوم اور سوم آنے والے انصار- خدام اور اطفال میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ اور حاضرین میں شیرینی بانٹی گئی۔ اور دعا کے ساتھ یہ تاریخی تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

اس دوڑ کو ریکارڈ کرنے کے لئے ایک وڈیو کیمرے کا انتظام کیا گیا تھا۔ مگر موسم ابر آلود ہونے کی وجہ اور ناتجربہ کاری کی بنا پر وڈیو دیکھنے کے قابل صاف نہ بن سکی اس لئے ریکارڈ کے لئے مرکز کو نہ بھجوائی جا سکی۔ اب پچھلے دنوں میں اپنے پرانے کاغذات کی ورق گردانی کر رہا تھا کہ اسم وار دوڑ لگانے والوں کی فہرست میرے سامنے آ گئی۔ میں نے سوچا کیوں نہ بذریعہ تحریر اس واقعہ کو الفضل میں شائع کروا کر افراد جماعت کے علم میں اضافہ کرنے کی کوشش کی جائے اور دعا کی بھی درخواست کی جائے۔

ooo

وعدہ پیش کرنے میں سبق کا ثواب بھی حاصل کریں

o ہر مخلص احمدی نے اپنے محبوب امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے وعدہ تو پیش کرنا ہی ہے کیوں نہ اس کے ساتھ سبقت کا ثواب بھی حاصل کر لیا جائے اور وعدہ تاخیر سے پیش کرنے میں جو نقصان مضمر ہے اس سے محفوظ رہا جائے۔

آپ کا خط ملا

محترمہ نصیرہ نسیم صاحبہ بنت چوہدری فتح محمد صاحب ربوہ سے لکھتی ہیں۔

محترمہ خالہ جان (سکینہ سیفی صاحبہ) کی اچانک وفات پر میں اور میرے اہل خانہ انتہائی دکھ اور رنج محسوس کر رہے ہیں خاص طور پر خاکسار ان کی وفات کے صدمہ کو اسی طرح گہرائی سے محسوس کر رہی ہے جس طرح ان کے بہت سے چاہنے والوں نے محسوس کیا۔ خالہ جان کی شفقتوں اور محبتوں کا بہت سا حصہ مجھے بھی ملا۔ میں نے بحیثیت سیکرٹری ناصرات محلہ دارالرحمت وسطی نمبر2 اور پھر بحیثیت سیکرٹری لجنہ محلہ دارالرحمت وسطی نمبر2 ان کے ساتھ کام کیا۔ آپ صحیح معنوں میں راہنما تھیں میں نے تو جو کچھ سیکھا انہی سے سیکھا۔ کبھی لکھے ہوئے جملوں کی تصحیح کر رہی ہیں اور کبھی الفاظ کے چناؤ میں مدد دے رہی ہیں۔ اور ساتھ ساتھ رپورٹ تیار کرنے والی لڑکیوں کی تواضع میں مصروف ہیں کبھی کینو چھیل کر کھلا رہی ہیں کبھی امرود کاٹ کر دے رہی ہیں اور کبھی تواضع چائے اور بسکٹ کے ساتھ کر رہی ہیں۔ کام مکمل ہونے پر ایک طویل شاباش دیتیں جو میرے لئے بڑی بڑی شیلڈز سے بڑا انعام ہوتا۔ اسی طرح اجتماعات میں ہونے والے مقابلوں کے لئے تیار کراتیں اور تقریر کے لئے قرعہ میرے نام نکلتا اور میری مجال نہیں تھی کہ کبھی ان کی بات ٹالوں۔ جب تک زبانی تقریر یاد نہ ہو جاتی نہ خود مطمئن ہوتیں اور نہ ہی مجھے چین سے بیٹھنے دیتیں۔ اتنی محنت کا نتیجہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھا ہی نکلتا اور خاکسار اللہ کے فضل سے اور محترمہ خالہ جان کی دعا سے کبھی انعام سے محروم نہ رہی اور ہمیشہ خالہ جان کو سٹیج کی پچھلی طرف منتظر پاتی کیونکہ انعام وصول کرکے ایک ہی راستہ تھا جس سے باہر جا سکتے تھے محترمہ خالہ جان انتہائی محبت سے ساتھ لگاتیں اور طویل شاباش دیتیں۔ میری شادی کے موقعہ پر (کلام الٰہی) کا تحفہ دستخط کے ساتھ دیا۔ محترمہ خالہ جان کی یہ شاگرد شادی کے بعد جہاں بھی رہی (کراچی- واہ کینٹ- راولپنڈی- کوئٹہ) خدا تعالیٰ نے خدمت دین کا موقعہ فراہم کیا اور کبھی بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے کوئی دقت محسوس نہیں کی اور ہمیشہ اپنے نگران عہدیداروں کو مطمئن پایا۔

آخری بار محترمہ خالہ جان سے ملاقات مئی 1997ء میں بھائی جان رشید کی وفات کے موقعہ پر ہوئی۔ بہت کمزور محسوس ہوئیں لیکن بہت ہی شفقت اور محبت سے ساتھ لگایا۔ اظہار افسوس کیا اور ڈھارس بندھائی۔ ان کے جانے کے بعد میں بہت دیر تک ان ایام کو یاد کرتی رہی جب ہمارے گھر لجنہ کا اجلاس ہوتا تھا اور ان پیاری پیاری خالاؤں میں سے ایک پیاری خالہ آپ تھیں جن سے اجلاس سج جاتا۔ صفائی اور سادگی سے آپ کا حسن دوبالا ہو جاتا۔ چھوٹی چھوٹی معنی خیز باتوں سے ہی تربیت ہو جاتی۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ خدا اس پیارے وجود کو ہمیشہ اپنے پیار کے سائے میں رکھے۔ آپ کو آپ کے بچوں کو اور ہم جیسے ان کے عزیزوں کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی نیکیاں ہمیشہ زندہ رہیں۔ آمین ہمیں اپنے عاجزانہ دعاؤں میں یاد رکھیں۔

ooo

مکرم عامر رفیق صاحب ہارون آباد سے لکھتے ہیں۔

مکرم و محترم نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر روزنامہ الفضل

سلام

سدا سکھی تھیویں میری تے ہر دم ایہو دعا اے

خاکسار خدا تعالیٰ کے فضل سے الفضل کا قاری ہے جیسی محبت روزنامہ الفضل کے ساتھ ہے ویسی محبت کسی روزنامہ کے ساتھ نہیں دراصل یہی روزنامہ ہے جو کہ جماعت احمدیہ کی ترجمانی بھی کرتا ہے یہ واحد اخبار ہے جو ناپاک چیزوں سے مبرا ہے اس میں ایسی کوئی خبر نہیں چھپتی جو غلیظ کے معنے رکھتی ہو اس کے مطالعہ سے نئی نئی چیزیں علم میں آتی ہیں اس کے پڑھنے سے انسان نیکیوں کی طرف مائل ہو جاتا ہے جب انسان اچھے کاموں کی طرف رجوع کرتا ہے تو اس کی تربیت کے بھی سامان بن جاتے ہیں مرکز سے دوری کی وجہ سے الفضل تین یوم کے بعد ملتا ہے ہم مرکز سے قدرے دور ہیں لیکن ہمارے احساسات' جذبات' خیالات اور تصورات کا مرکز وہی ہے وہاں کی تپتی دوپہریں اور پوہ کی تاریک راتیں وہاں کی گلیاں و بازار اور در و دیوار آنکھوں میں سمائے رہتے ہیں۔ وہاں کی عرفانی مجالس اور روحانی فضا دل کے کونوں میں بستی ہے وہاں کے مختلف دفاتر' درخت اور پھول پھل کیسے بھلائے جا سکتے ہیں جب کبھی ہم زیارت مرکز جاتے ہیں تو ہم ان کو دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔ جب پرندے ان درختوں پر بیٹھے چہچہاتے ہیں۔ یہ منظر دیکھ کر مسرت ہوتی ہے۔ وہاں کے ہنستے مسکراتے چہرے حافظہ پر نقش کالجر ہیں اور وہاں کے لوگوں کی یادیں زندگی کا سرمایہ ہیں غرض کہاں تک لکھوں کہ قلم کو تاب نہیں اور لفظوں میں طاقت نہیں کہ فراوانی جذبات کا آئینہ دکھلا سکیں۔

جیسے کہا جاتا ہے کہ قدر صحت کی مریض سے پوچھو جس کو خدا تعالیٰ نے صحت دی ہے انہیں صحت کی قدر کا کیا پتہ؟ اگر صحت کی قدر معلوم کرنی ہو تو مریض سے پوچھو اور اصل بات تو یہ ہے کہ گھر کے لطف کا احساس گھر سے دور ہو کر ہی جاگتا ہے اور جب تک انسان سفر نہ کرے اس وقت تک اقامت کے آرام کا علم نہیں ہو سکتا اب تو خیالات کی رو چل رہی ہے اور اگر لکھنا چاہوں تو شاید لکھتا چلا جاؤں لیکن میرا کالج کے

باقی صفحہ (۱) پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات

بھارتی حکومت کی متزلزل صورت حال

پاکستان اور بھارت دونوں ممالک کے وزرائے اعظم نے اپنے اپنے ملک کی داخلی صورت حال کی وجہ سے بنگلہ دیش کا دورہ منسوخ کر دیا ہے۔ بھارتی حکومت آج کل ڈانواں ڈول ہو رہی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ بھارت کی 14 جماعتی مخلوط حکومت میں شامل سب سے بڑی سیاسی پارٹی کانگریس آئی نے وزیر اعظم اندر کمار گجرال کو دھمکی دی ہے کہ اگر اس نے تین دن کے اندر اندر تامل باشندوں کی حامی سیاسی جماعت ڈی ایم کے کو مخلوط حکومت سے نہ نکالا تو وہ مخلوط حکومت کی حمایت سے دستبردار ہو جائے گی۔ اس مطالبہ کی وجہ یہ ہے کہ بھارت کے آں جہانی وزیر راجیو گاندھی کی ہلاکت کے سلسلے میں ایک تحقیقاتی رپورٹ سامنے آئی ہے جس میں اس سیاسی جماعت یعنی ڈی ایم کے پر راجیو گاندھی کے قاتلوں کی حمایت کا الزام لگایا گیا ہے۔ اس الزام کے سامنے آنے پر کانگرس آئی کے حامی سیخ پا ہو گئے ہیں اور انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ اس جماعت کو مخلوط حکومت سے نکال باہر کیا جائے۔ یہ تحقیقاتی رپورٹ اس جین کمیشن نے جاری کی ہے جو 1991ء میں راجیو گاندھی کی ہلاکت کے اسباب جاننے کے لئے مقرر کی گئی تھی۔ آنجہانی راجیو گاندھی اس وقت بم کے ایک ہولناک حادثے میں اس وقت ہلاک ہو گئے تھے جب وہ انتخابات کا پہلا مرحلہ جیت گئے تھے اور دوسرے مرحلے کی انتخابی مہم میں شامل تھے۔ پہلے مرحلے کی جیت کے بعد ان کا دوبارہ ملک کا وزیر اعظم بننا قریباً یقینی تھا۔ اور اگر ان کی زندگی وفا کرتی تو وہ ایک بار پھر بھارت کے وزیر اعظم ہوتے۔ اس رپورٹ کے چند اہم حصے چند روز قبل ہی منظر عام پر آئے تھے۔

کانگرس آئی حکومت سے علیحدہ ہونے کی دھمکی دی اس سے قبل بھی دے چکی ہے لیکن اس سے پہلے معاملے کو طے کرنے کی کوششیں جاری تھیں اور خیال تھا کہ شاید کانگرس کو منا لیا جائے۔ اب مشکل یہ ہے کہ اگر ڈی ایم کے کو حکومت سے علیحدہ کیا گیا تو خطرہ ہے کہ مخلوط حکومت میں شامل بعض اور پارٹیاں بھی حکومت سے الگ ہو جائیں گی۔ اس صورت میں گجرال حکومت کا مستقبل غیر یقینی ہو چکا ہے۔ کانگرس آئی کا طریق کار ماضی میں بھی یہی رہا ہے کہ وہ موقع دیکھ کر اپنی حمایت واپس لے لیتی ہے اس طرح سے ملک میں نئے انتخابات ناگزیر ہو جاتے ہیں' اس دفعہ بھی اس بات کا خدشہ ہے۔ یہ معاملہ اب گجرال کے تدبر اور مشکلات کا ہے۔

ooo

امریکہ سے عراق کا تنازعہ ختم؟

عراق نے اقوام متحدہ کے معائنہ کاروں کے بارے میں اپنی پالیسی تبدیل کرنے کا اعلان کیا ہے۔ عراق نے امریکہ سمیت دیگر تمام معائنہ کاروں کو اپنے ملک میں داخل ہونے کی اجازت دے دی ہے۔ یہ اجازت اس وقت دی گئی ہے جب پانچ بڑی طاقتوں کے وزرائے خارجہ نے جنیوا میں اپنے اجلاس میں عراق سے یہ کہا تھا کہ وہ اقوام متحدہ کے معائنہ کاروں کو قبول کرنے کا اعلان کر دے۔

عراق کی طرف سے اس کی پالیسی میں یہ تبدیلی بظاہر حیران کن نظر آ رہی ہے لیکن مبصرین کا اندازہ ہے کہ اس کے پس پردہ یہ بات موجود ہے کہ اس جلاس میں جو جنیوا میں ہوا عراق پر سے اقتصادی پابندیاں ہٹانے کے بارے میں یہ بات طے کی گئی ہے کہ سلامتی کونسل کے اگلے اجلاس میں یہ پابندیاں ہٹانے کے بارے میں طریق کار پر گفتگو کی جائے گی۔ یہ بات عراقی نکتہ نظر سے ایک اہم پیش رفت ہے۔ کیونکہ 7 سال سے عائد شدہ ان اقتصادی پابندیوں نے عراق کو مفلوج کر کے رکھ دیا ہے اور عراق کے عوام شدید مشکلات کا شکار ہیں۔ عرصہ سات سال سے یہ پہلی بار ہوا ہے کہ عراق پر سے پابندیاں ہٹانے کے بارے میں بڑی طاقتوں نے ایک ہلکا سا ہی سہی اشارہ تو دیا ہے۔ چنانچہ عراق نے اپنی پالیسی میں یکایک تبدیلی کر دی ہے۔ تاہم یہ بات دوہرائی ہے کہ عالمی طاقتوں کی نمائندگی اس میں ضروری ہے۔ عراق کا یہ کہنا تھا کہ سلامتی کونسل کی پانچ بڑی طاقتوں کے نمائندوں کی برابر تعداد میں موجودگی' ان انسپکٹروں کی تعداد میں ضروری ہے۔

ooo

روس کے وزیر خزانہ برطرف

روس کے صدر مسٹر بورس یلسن نے اپنے وزیر خزانہ کو برطرف کر دیا ہے۔ تاہم وہ نائب وزیر اعظم کے عہدے پر بدستور کام کرتے ہیں گے۔ روس کے وزیر خزانہ کی برطرفی کی وجہ روس کی اقتصادی صورت حال ہے۔ اس صورت حال سے عالمی سطح پر کئی ممالک متاثر ہو چکے ہیں۔ اور ان ممالک کے وزرائے خزانہ برطرفی کا نشانہ بن چکے ہیں۔ روس کی معیشت بھی کئی سال سے مسلسل خرابی کا شکار ہے اور باوجود کوشش کے اس کی اصلاح کی صورت حال پیدا نہیں ہو سکی۔ یہ عالمی کساد بازاری اور منڈیوں کے انتشار کا دور ہے۔ عالمی سرمایہ دارانہ نظام اب اپنی خرابیوں کے عروج پر پہنچ چکا ہے اور کوئی وقت جاتا ہے کہ یہ سارا نظام زمین بوس ہو جائے۔

ooo

بقیہ صفحہ 4

آتیں تو گھر اور بچوں کو پوری توجہ دیتیں۔ ہم سب کو خود باترجمہ کلام الٰہی پڑھایا۔ پچھلے پہر جماعت اور محلے کے بچے اور عورتیں کلام الٰہی پڑھنے آجاتے۔ بے شمار بچیوں اور عورتوں نے ان سے کلام الٰہی سادہ اور باترجمہ پڑھا۔ اپنے اوقات کو اس طرح تقسیم کیا ہوا تھا کہ کوئی لمحہ بھی ضائع نہ ہو۔ ان کی مصروفیات نہ بچوں کی تربیت کی راہ میں حائل ہوئیں نہ جماعتی کاموں میں روک بنیں۔ بہت صفائی پسند تھیں۔ محدود وسائل کے باوجود گھر کو سلیقے اور قرینے سے سنبھالے رکھا۔

سلسلہ سے بہت عقیدت تھی۔ گھر میں مرد نہ ہونے کی وجہ سے مرکز سے آئے ہوئے مہمانوں کو گھر پر کھانے کے لئے مدعو نہ کرتیں بلکہ کھانا پکا کر بیت الذکر بھجوا دیتیں۔ ہمارے محلہ کے میاں عبداللہ کمہار ہوتے تھے جو بیت الذکر کے بہت کام کرتے تھے۔ ان کو کھانا دے دیتیں اور ہدایت کرتیں کہ کھانا کھلا کر برتن واپس لے آئیں۔ مرکز کی طرف سے حضرت مولوی غلام رسول راجیکی صاحب کچھ عرصہ کے لئے کھاریاں آئے تو ان کی خدمت میں ہم سب بچوں کو لے کر حاضر ہوتیں۔ دعا کے لئے کہتیں اور جب ان کے بیوی بچے بھی آگئے تو پھر گھر پر ان کی دعوت کرتیں اور ساتھ میں ہمارے ماموں کو بھی بلا لیتیں۔

طبعاً" سادہ مزاج تھیں مگر نہایت نفیس طبیعت پائی تھی۔ بناوٹ ان میں نام کو نہ تھی خوددار اتنی تھیں کہ اپنی مشکلات کا کسی سے ذکر نہ کرتیں۔ اسے اپنی عزت نفس کے منافی خیال کرتیں۔

خود نیک فطرت تو تھیں ہی پھر زندگی کا ساتھ بھی ایسا ملا جو اپنی ذات میں یکتا اور دین کا فدائی تھا میرے اباجان چوہدری سعد الدین بہت ہی نیک اور سعید الفطرت تھے۔ باوجودیکہ کافی تنخواہ تھی۔ مختلف چندہ جات اور بے کسوں اور ناداروں کی امداد کے بعد قلیل رقم اپنی حاجات براری کے لئے اپنے پاس رکھتے۔ ہر ماہ کی آخری تاریخ کو ان کی جیب خالی ہوتی۔ امی نے کبھی بھی اس بات پر احتجاج نہیں کیا کہ کچھ تو اپنے پاس جمع رکھا کریں۔ ان کے فوت ہو جانے کے بعد بھی یہی فرماتیں کہ انہوں نے جس بنک میں جمع کروایا ہوا ہے مجھے اللہ پر توکل ہے وہ بڑھا کر واپس کرنے والا ہے۔ اور واقعی انہوں نے اپنی زندگی میں ہی اپنی اولاد کو پھولتے پھلتے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے اچھے حالات میں دیکھا۔

امی کی زندگی کا کوئی پہلو بھی تو ایسا نہیں جو تعریف کے قابل نہ ہو۔ یوں تو ہر ماں بس ماں ہوتی ہے۔ ممتا کا خزانہ ایثار و محبت کا پیکر مگر جو خاکہ میں اپنی ماں کا کھینچ کر دکھانا چاہ رہی ہوں میرا قلم اس سے قاصر ہے۔ محبت و ایثار کی جن رفعتوں پر ہماری ماں نے ہمیں بٹھایا بیان کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں۔ ایسی مضبوط دیوار جو ہر وار سہہ کر اولاد کے لئے پناہ گاہ بن جائے۔ ایسا سائبان جو زمانے کی جھلسی ہوئی دھوپ سے محفوظ کر کے سکھ کی گھنی چھاؤں مہیا کرے۔ ہر مشکل کے وقت ان کو دعا کے لئے کہہ کر ہم ہر فکر سے آزاد ہو جاتے کہ ہمارا غم کھانے والی ہستی موجود ہے۔ جس کی دعاؤں کا سایہ ہمارے لئے ڈھال ہے۔ مجھے یاد ہے جب میرے خاوند ظفر صاحب کا دل کا اپریشن ہونا تھا پانچ بائی پاس ہونے تھے۔ انہوں نے دعاؤں میں دن رات ایک کر دیئے۔ اور یہی کہتیں اے میرے رحیم و کریم خدا! میری بیٹی کو ان آزمائشوں میں نہ ڈالنا جن میں سے میں گزری ہوں۔ مجھے لکھا کہ حضرت بانی سلسلہ کا فرمان ہے کہ دعا حقیقی دعا اس وقت ہوتی ہے جب مانگنے والا اپنے اوپر ایک موت وارد کر لے۔ سو میں نے کئی موتیں اپنے اوپر وارد کر کے ظفر کی زندگی کے لئے دعا کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ضرور سنے گا۔ اور جب انہیں ظفر کے کامیاب اپریشن کی اطلاع ملی تو شکرانے کے طور پر دو نفل روزانہ تا زندگی دیگر نوافل کے علاوہ پڑھتی رہیں۔ اس وجود کو ہم کہاں ڈھونڈیں۔ لیکن یہ انمول نعمت بھی فانی تھی اس وجود نے ہمیں چھوڑ کر جانا ہی تھا۔ لیکن یہ سوچ کر دل میں ہوک سی اٹھتی ہے کہ وہ دعا کو اٹھنے والے ہاتھ ہمیشہ کے لئے سرد ہو گئے ہیں اور ہماری راہ تکنے والی آنکھیں وا نہیں ہو سکتیں۔ وقت بہرحال زخموں پر پھاہا رکھ دیتا ہے۔ آج غم کی شور انگیزی کا وہی عالم تو نہیں بلکہ ہزاروں میٹھی کومل یادیں جن میں درد کی چاشنی بھی ہے میرے دل و دماغ کو گھیرے ہوئے ہیں۔ وہ محبتوں کا دور تو اب ماضی کی درخشاں تاریخ بن گیا ہے ایک روشن قندیل کی طرح چراغ بہ چراغ مستقبل کے دیئے جلانے کے لئے۔ خدا کرے ان کی نیکیوں کے چراغ ان کی اولاد کے ہاتھوں جلتے رہیں میری امی ہمیشہ دعا کیا کرتی تھیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے چلتے پھرتے اٹھا لے۔ کسی کا محتاج نہ کرے سو اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا سن لی اور انہیں چلتے پھرتے ہی بلا لیا۔ اور ہمیں خدمت کی حسرت ہی رہی۔ اے رحیم و کریم خدا تو میری ماں کو اپنی جنتوں میں اعلیٰ مقام سے نوازیو۔ ان کو ان کے اعمال کی بہترین جزا دینا۔ ان پر اپنی رحمت و بخشش کا سایہ رکھنا۔ اور ان کی دعائیں ان کی اولاد تک پہنچتی رہیں۔ آمین

ooo

بقیہ صفحہ 5

مطالعہ کا وقت بھی ہوا چاہتا ہے ان چند باتوں پر اکتفا کرتے ہوئے ختم کرتا ہوں۔

وقت کم ہے بہت ہے کام چلو
ملگجی ہو رہی ہے شام چلو

ooo

پُرحکمت تلقین

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے 1959ء میں تحریک جدید کے سال نو کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا۔

"خدا تعالیٰ آپ کے مالوں میں بھی برکت دے گا اور جماعت کو بھی بڑھائے گا کیونکہ روپیہ بھی خدا تعالیٰ کے پاس ہے اور طاقتیں بھی خدا تعالیٰ کے پاس ہیں........ پس اپنے چندوں کو بڑھاؤ اور خدا کی رحمت کو کھینچو۔ کیونکہ جتنا تم چندہ دو گے اس سے ہزاروں گنا زیادہ تمہیں ملے گا اور دنیا کی ساری دولت کھینچ کر تمہارے قدموں میں ڈال دی جائے گی"۔

(سبیل الرشاد صفحہ 216)

تحریک جدید کے سال نو کے لئے مسابقت کی روح کے ساتھ بڑھ چڑھ کر اپنی قربانی اپنے محبوب امام کی خدمت میں پیش کیجئے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم محمد مراد صاحب کسوال کی پوتی عائمہ بی بی ولد ظہور احمد کے دماغ کا اپریشن (بوجہ ایکسڈینٹ) نشتر ہسپتال ملتان میں مورخہ 97-11-15 کو ہوا ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

امداد مریضان

○ مستحق مریضوں (جو علاج معالجہ کی طاقت نہیں رکھتے) پر کثیر اخراجات ہو رہے ہیں بسا اوقات آمد میں کمی نادار مریضوں کو اس سہولت سے محرومی کا موجب ہو جاتی ہے۔ بیشتر اخراجات صدر انجمن احمدیہ کرتی ہے تاہم مخیر حضرات سے درخواست ہے کہ وہ اس کار خیر میں حصہ لے کر محدود وسائل والے مریضوں کی مدد کر کے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور ثواب دارین حاصل کریں۔

عشرہ وصولی وقف جدید

28-نومبر تا 7-دسمبر 1997ء

○ امراء صدر صاحبان و سیکرٹریان مال وقف جدید سے ضروری گذارش

☆ یہ تسلی کر لیں کہ جماعت کے جملہ افراد بڑے اور بچے مرد اور عورتیں تمام کے تمام مالی وسعت کے مطابق وقف جدید کے مالی جہاد میں شامل ہوں۔

☆ ایسے احباب جنہوں نے وقف جدید کے وعدے کئے تھے۔ مگر ادائیگی نہیں فرما سکے ان کو ادائیگی کے لئے تحریک کریں۔

☆ ایسے احباب جن کی طرف سے نہ وعدے ہیں اور نہ ادائیگی ہی ہوئی ہے ان سے حسب استطاعت وصولی کی جائے۔

☆ احباب جماعت کو تحریک کریں کہ اپنے وعدے سے کچھ نہ کچھ زائد ادائیگی فرمائیں۔

☆ وقف جدید کا ایک اہم کام علاقہ نگرپارکر میں تعلیم و تربیت اور خدمت خلق ہے اس مد کا نام "امداد مراکز نگرپارکر" ہے۔ احباب اس مد میں حسب توفیق ضرور شامل ہوں۔

☆ وصول شدہ رقوم بھجوانے کا انتظام فرمائیں۔

احباب کو دعا کی تحریک کریں کہ اللہ تعالیٰ وقف جدید کے جملہ مقاصد پورے فرمائے اور اپنے فضل سے مالی سال برکتوں سے اختتام پزیر فرمائے۔ اور جملہ مجاہدین وقف جدید کو غیر معمولی برکتوں سے نوازے۔

(ناظم مال وقف جدید)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

بدھ 26-نومبر 1997ء

12-30 رات-جرمن سروس۔
1-30 چلڈرنز کارنر۔
2-00 اراؤنڈ دی گلوب۔
3-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
4-00 حکایات شیریں۔
4-25 فرنچ زبان سیکھئے۔
5-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔
6-00 لقاء مع العرب۔
7-00 طبی معاملات-ملیریا۔
8-00 اردو کلاس۔
9-00 فرنچ زبان سیکھئے۔
10-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
11-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔
12-00 سواحیلی پروگرام۔
12-30 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔
1-30 اراؤنڈ دی گلوب-ہماری کائنات۔
2-00 لقاء مع العرب۔
3-00 اردو کلاس۔
4-00 سیرت رفقاء حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ
5-05 تلاوت-خبریں۔
5-30 عربی زبان سیکھئے۔
6-00 انڈونیشین پروگرام۔
7-00 بنگالی پروگرام۔
7-45 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
9-00 لقاء مع العرب۔
10-00 فرنچ پروگرام
11-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔

کفالت یتامیٰ

اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو جذب کرنے کا ایک یقینی ذریعہ

ا۔ جنوری 1991ء میں ہمارے پیارے آقا نے جوبلی منصوبہ کے تحت کفالت یتامیٰ کی ایک نہایت مبارک تحریک جاری فرمائی جس میں مخلصین نے نہایت بشاشت کے ساتھ حصہ لیا اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے 258 گھرانوں کے 923 مستحق یتامیٰ کی بطریق احسن کفالت کی جا رہی ہے۔

اس مبارک تحریک میں کوئی بھی دوست حسب حیثیت رقم مقرر کر کے کسی بھی وقت شامل ہو سکتے ہیں۔ اس وقت مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپے سے ایک ہزار روپے تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں اور اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کرانا شروع کر دیں۔

یاد رہے کہ یتامیٰ کی کفالت کرنے والوں کے لئے بروز قیامت عظیم الشان شفاعت کی خوش خبری دی گئی ہے۔

اب جبکہ اس مبارک تحریک میں آغاز سے حصہ لینے والے مخلصین کے اسماء گرامی مستقل طور پر محفوظ کئے جا رہے ہیں سب احباب جماعت کے لئے یہ ایک اچھا موقع ہے کہ۔

(ا) اگر وہ اس مبارک تحریک کی ابتداء سے حصہ نہیں لے سکے تھے اور بعد میں کسی وقت اس کی طرف توجہ یا توفیق ہوئی تو ایسے احباب کے لئے اب بھی گنجائش موجود ہے کہ وہ تحریک کے آغاز جنوری 1991ء سے قربانی کرنے والوں میں شامل ہو سکتے ہیں اور جتنا عرصہ جنوری 1991ء سے بنے اس کی ادائیگی یکمشت کر سکتے ہیں تاکہ اس تحریک کے آغاز سے قربانی کرنے والوں کے گروہ میں شامل ہو سکیں۔

(ب) جو دوست ابھی تک اس تحریک میں شمولیت کی سعادت نہیں پا سکے ان سے اولاً گزارش ہے کہ اس نیک اور بابرکت تحریک میں اپنی حیثیت کے مطابق شرکت فرماویں۔ نیز یہ کہ ایسے نئے شامل ہونے والے احباب کے لئے بھی جنوری 1991ء سے اپنی قربانی کا آغاز کرنے کی گنجائش موجود ہے تاکہ وہ بھی ابتداء سے ہی اجر کے مستحق ٹھہریں۔

ج۔ نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کئے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثاء توجہ فرماویں

حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم، اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دار الضیافت ربوہ)

ضروری اعلان

○ نمائندہ الفضل مکرم چوہدری طاہر احمد صاحب گجراتی چندہ الفضل کی وصولی اور الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے ضلع بہاولپور و ضلع بہاولنگر کے دورہ پر آ رہے ہیں۔ تمام احباب جماعت سے مکمل تعاون کی درخواست ہے۔

○ نمائندہ الفضل مکرم چوہدری محمد شریف صاحب (ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر) چندہ الفضل کی وصولی اور الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے ضلع اسلام آباد و ضلع راولپنڈی کے دورہ پر آ رہے ہیں تمام احباب جماعت سے مکمل تعاون کی درخواست ہے۔

(مینجر الفضل)

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کا ولولہ انگیز خطاب

○ فرمایا۔

"اگر تم نے احمدیت کو دیانتداری سے قبول کیا ہے تو اے مردو اور اے عورتو! تمہارا فرض ہے کہ تحریک جدید کے اغراض و مقاصد کے لئے میرے ساتھ تعاون کرو۔ زمین و آسمان کا خدا گواہ ہے کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اپنے نفس کے لئے نہیں کہہ رہا خدا تعالیٰ اور (دین حق) کے لئے کہہ رہا ہو۔ تم آگے بڑھو اور اپنا تن من اور اپنا دھن خدا اور اس کے [illegible] کے لئے قربان کردو"۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

بقیہ صفحہ 1

اٹھا رہے ہیں۔ بے شک یہ مولیٰ کریم ہی کا فضل اور احسان ہے کہ ایسے انعام کرتا ہے۔ پیدا کرتا ہے اور پھر ایسی بے بہا نعمتیں عطا کرتا ہے۔ کسی کی ماں۔ کسی کا دوست۔ کسی کا باپ وہ نعمتیں نہیں دے سکتا جو خدا تعالیٰ نے دی ہیں۔ پھر اس پر بس نہیں فرمائی (-) ہم نے انسان کو ایک راہ بتلائی۔ یہی ایک مسئلہ ہے جو بڑا ضروری تھا۔ ہم پیدا ہوئے سب کچھ ملا۔ مگر کوئی کتنی کوششیں کرے ہمیشہ کے لئے نہ کوئی رہا ہے نہ رہے گا۔ سارے انبیاء و رسل تمام اولیاء و کبراء ملت تمام مدبر اور بڑے بڑے آدمی سب کے سب چل دئے۔ پس کوئی ایسا انعام ہو جو ابد الآباد راحت اور سرور کا موجب ہو اس کے لئے فرمایا (-) ہم نے ایک راہ بتلائی اگر اس پر چلے تو ابد الآباد کی راحت پا سکتا۔ اس پاک راہ کی تعلیم ہمیشہ ہمیشہ خدا تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں کی معرفت ہوئی۔

(از خطبہ 20۔ اکتوبر 1899ء)

ooo

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 25- نومبر-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 11 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 21 درجے سنٹی گریڈ

○ چیف آف آرمی سٹاف جنرل جہانگیر کرامت نے صدر فاروق احمد خان لغاری سے ملک کو درپیش بحران حل کرنے کے لئے دو گھنٹے طویل ملاقات کی ہے۔ ملاقات کے دوران حکومت اور ایوان صدر کے درمیان تعلقات کی بحالی۔ گذشتہ ہفتے پیش آنے والے واقعات اور موجودہ بحران کے حل کے لئے تجاویز پر تبادلہ خیال ہوا۔ دونوں رہنماؤں میں اتفاق ہوا کہ بحرانی کیفیت ختم ہونی چاہئے۔ عدالتی فیصلوں کا احترام کیا جائے۔ حکومت تمام اداروں سے تعاون کرے۔ جنرل کرامت نے کہا کہ تمام ادارے مل کر کام کریں۔ فوج کو بھی حالات پر تشویش ہے۔ صدر مملکت نے کہا کہ پارلیمنٹ کی بالادستی جمہوریت کے استحکام کی بنیاد اور عدلیہ کی آزادی جمہوریت کی کامیابی کے لئے ناگزیر ہے۔ سیاسی بے چینی اور عدم استحکام کی فضا سے نقصان ہوتا ہے۔

○ 27۔ نومبر سے قبل صدر اور آرمی چیف کی ملاقات انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔ سیاسی حلقوں کے تاثرات ہیں کہ یہ ملاقات بحران کے حل کی بنیاد ہو سکتی ہے۔ وفاقی وزیر بہبود آبادی سیدہ عابدہ حسین اور آئی ایس آئی کے سابق سربراہ اشرف قاضی نے بھی صدر مملکت سے مشترکہ ملاقات کی ہے۔ مؤاخذہ کی تحریک کے معاملہ پر بھی بات ہوئی۔ عابدہ حسین نے تحریک دستخط کرنے سے انکار کر دیا تھا۔

○ باوثوق ذرائع کے مطابق صدر مملکت نے آرمی چیف پر واضح کیا کہ وہ توہین عدالت ایکٹ پر دستخط نہیں کر سکتے اس لئے کہ اس میں متعدد آئینی خامیاں ہیں۔ اور پارلیمنٹ کو بلڈوز کر کے ایسے وقت میں پاس کیا گیا جب سپریم کورٹ میں توہین عدالت کیس زیر سماعت تھا۔ صدر نے آرمی چیف کو بتایا کہ وہ پارلیمنٹ کو نظر ثانی کے لئے یہ بل واپس بھیج سکتے ہیں۔ آرمی چیف نے صدر مملکت کو وزیر اعظم کے ساتھ اپنی موجودگی میں ایک ملاقات کرنے کے لئے بھی کہا تاہم صدر نے فوری طور پر اس پر اتفاق نہیں کیا۔ صدر مملکت نے کہا کہ بغیر کسی بڑی وجہ کے ان کے خلاف مؤاخدے کی تحریک لانے پر انتہائی افسوس ہے۔ اس حکومتی اقدام نے ان کا حکومت خصوصاً وزیر اعظم پر اعتماد ختم کر دیا ہے۔ صدر نے کہا کہ وہ اس صورت حال پر مکمل آئینی کردار ادا کرتے رہے ہیں اور انہوں نے مکمل غیر جانبداری اختیار کئے رکھی۔ لیکن حکومت چاہتی تھی کہ میں سپریم کورٹ کے خلاف اقدامات میں حکومت کا ساتھ دوں۔ جو ناممکن تھا۔ ذرائع کے مطابق صدر اور آرمی چیف نے اس بات پر اتفاق کیا کہ جی ایچ کیو اور ایوان صدر کی طرف سے سپریم کورٹ پر کسی قسم کا غیر ضروری اور غیر آئینی دباؤ ڈالنے اور مداخلت کرنے سے گریز کیا جائے۔

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ پارلیمنٹ اپنے حقوق کا بھرپور دفاع کرے گی۔ یہ ادارہ ملک کے 14 کروڑ عوام کے جذبات کا نمائندہ ہے۔ حالیہ بحران میں جو پارلیمانی اتحاد سامنے آیا اس کی ملکی تاریخ میں مثال نہیں ملتی۔

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف کے خلاف وہاب الخیری ایڈووکیٹ کی جانب سے دائر کردہ پلاٹوں کی غیر قانونی الاٹمنٹ کے مقدمہ میں سپریم کورٹ نے اٹارنی جنرل اور ایڈووکیٹ جنرل کو نوٹس جاری کر دیئے ہیں۔ پلاٹ کیس کی سماعت اگلے ہفتے ہو گی۔ رٹ میں بیت المال میں وزیر اعظم پر خورد برد کا الزام بھی لگایا گیا ہے۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس ملک محمد قیوم نے بینک ملازمین کی برطرفیوں کے خلاف دائر سینکڑوں رٹ درخواستوں کی سماعت کے دوران ریمارکس دیئے کہ انسانوں کی قربانی دینے کی بجائے واجب الادا قرضے واپس لئے جائیں۔ عدالت اپنے کسی حکم کی خلاف ورزی برداشت نہیں کرتی۔ پرانے قرضے کیوں وصول نہیں کئے جاتے۔؟

○ گورنر پنجاب شاہد حامد نے اس امید کا اظہار کیا ہے کہ محب وطن لوگوں کی کوششیں رنگ لائیں گی اور بحران ختم ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ کون کہتا ہے نواز شریف جا رہے ہیں؟ بحران ختم ہونے میں ہی سب کی بہتری ہے۔ سب لوگ اپنی آئینی حدود میں رہیں تو بات ٹھیک ہو جائے گی۔

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف 26 نومبر کو موٹروے کا افتتاح کریں گے۔ اراکین پارلیمنٹ کی قیادت میں ایک بڑا قافلہ پارلیمنٹ ہاؤس سے روزانہ ہو گا۔ مسلم لیگ لاہور کے زیر اہتمام کارکنوں کا قافلہ اسلام آباد سے روانہ ہو رہا ہے۔ موٹروے کی افتتاحی تقریب کو کامیاب کرنے کے لئے گاڑیوں کی پکڑ دھکڑ ہوئی، مسافر خوار ہو گئے۔ سڑکوں سے گاڑیاں غائب ہو گئیں۔ شہروں کے قریب پولیس اہلکار سواریوں کو اتار کر گاڑیاں قبضے میں لیتے رہے۔

○ خفیہ اداروں نے نواز شریف اور لیگی ارکان کے اثاثوں کی چھان بین شروع کر دی ہے۔ احتساب کمیشن نے اقدامات انتہائی تیز کر دیئے ہیں۔ متعدد مسلم لیگی ارکان اسمبلی اور اہم عہدیداروں کے اندرون اور بیرون ملک اثاثوں کے متعلق معلومات اکٹھی کی جا رہی ہیں۔ حکومت اور اپوزیشن کے اہم رہنماؤں کی نااہلی کا خدشہ ہے۔ احتساب کمیشن نے محترمہ بے نظیر بھٹو اور دیگر اپوزیشن رہنماؤں کے خلاف اثاثوں کا ریکارڈ طلب کر لیا گیا ہے۔

○ صوبائی دارالحکومت میں ڈکیتی کے دوران پولیس اور ڈاکوؤں میں ہونے والے مقابلہ میں ایک ہیڈ کانسٹیبل شہید اور ایک ڈاکو ہلاک ہو گیا ہے۔ جبکہ دو پولیس اہلکار شدید زخمی ہو گئے ہیں۔ گلبرگ 111 میں دو ڈاکو شیخ سلطان کے گھر گھس گئے۔ عورتوں کو یرغمال بنا کر نقدی زیورات کا مطالبہ کیا پولیس پارٹی کے آنے پر ڈاکوؤں نے فائرنگ کر دی۔

○ لاہور کے علاقہ ماڈل ٹاؤن میں چار ڈاکوؤں نے ایک گھر پر دھاوا بول دیا۔ اہل خانہ کو تشدد کے بعد رسیوں سے جکڑ دیا۔ گھر کے مالک کے منہ میں کپڑا ٹھونس دیا جس سے وہ دم توڑ گیا۔ ڈاکو اڑھائی لاکھ لوٹ کر فرار ہو گئے۔

○ ڈاکوؤں نے پراوشل کواپریٹو بینک جڑانوالہ کے چوکیدار کو چابیاں نہ دینے کی پاداش میں قتل کر دیا۔

○ اسرائیل نے ایران کو سب سے بڑا دشمن قرار دے دیا ہے۔ اور امریکہ سے ایران کے خلاف بھرپور کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔

○ بھارت میں سیاسی بحران شدت اختیار کر گیا ہے کانگرس اور متحدہ محاذ میں اختلافات کھل کر سامنے آگئے ہیں۔

○ عراق نے معائنہ کاروں کو حساس مقامات پر جانے سے خبردار کر دیا ہے۔ عراقی وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ معائنہ کار حساس مقامات اور صدارتی محل پر جانے سے گریز کریں۔

○ عراقی نائب وزیر اعظم طارق عزیز نے کہا ہے کہ امریکہ ایٹمی ہتھیاروں کے معائنہ کا اطلاق اسرائیل پر بھی کرے اور اس کے ایٹمی اور کیمیاوی ہتھیاروں کو بھی تلف کرے۔

○ افغانستان میں خوراک کی امداد پہنچ گئی ہے۔

○ ہانگ کانگ کے چینی گورنر نے بتایا ہے کہ ہانگ کانگ کرنسی کو امریکی ڈالر سے منسلک کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

ہر قسم کی ملکی اور غیر ملکی ہومیو ادویات تھوک اور پرچون کا مرکز
الیف بی ڈسٹری بیوٹرز
راجیکی روڈ ربوہ
فون: 766

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز
بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد
فون: 647434

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
★ ہمہ قسم کے تیار شدہ بغیر ٹانکے کے زیورات
★ زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں کی جاتی
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان: 212837
رہائش: 212175
پروپرائیٹرز
میاں نسیم احمد طاہر
میاں فرید یوسف

پلاٹ برائے فروخت
رقبہ 10 مرلہ بمعہ پختہ چاردیواری و ایک کمرہ
واقعہ محلہ نصیر آباد حلقہ عزیز ربوہ
رابطہ شہزاد گارمنٹس
محسن بازار اقصیٰ روڈ ربوہ
Ph: 212039 گھر 211810

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی سوانح حیات
تحدیث نعمت
ملنے کا پتہ
طاہر کمپوزنگ سنٹر، گابا بلڈنگ، رائل پارک، لاہور
فون : 631 1931-636 6931